Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ

الفضل لاہور (پاکستان)

یوم یکشنبہ

۷ شوال ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴ | ۲۳ وفا ۱۳۲۹ ہش | ۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۷۰

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۲۰ جولائی:۔ جناب مکرمی پرائیویٹ سیکرٹری کوئٹہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

—— سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل سے حرارت متلی اور سر میں درد ہے۔ ملیریا کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ درد میں افاقہ ہے۔ کل سے ڈیاتھرمی Diathermy کی گئی ہے۔ جو بجلی کے ذریعہ سے جوڑوں تک گرمی پہنچانے کا علاج ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

—— لاہور ۲۲ جولائی:۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو اب بھی ٹمپریچر ۹۹ تک ہو جاتا ہے عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب موصوف کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

—— لاہور ۲۲ جولائی۔ والدہ محترمہ کو پہلے عوارض سے بہت حد تک افاقہ ہے۔ لیکن آج ناگہانی طور پر گھر کی اوپر کی منزل سے نیچے آتے ہوئے ان کا پاؤں سیڑھیوں پر سے پھسل گیا۔ جس سے جسم کے کئی حصوں پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ والدہ محترمہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ثاقب زیروی)

—— کراچی ۲۲ جولائی۔ صوبہ سندھ کی سنڈیکیٹ نے اردو کالج کا الحاق منظور کر لیا ہے۔ اور اسلامیہ کالج کو ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

مشرقی پاکستان کی دوسری بندرگاہ دسمبر میں کام کرنا شروع کردیگی

ڈھاکہ ۲۲ جولائی:۔ خیال ہے کہ مشرقی پاکستان کی دوسری بندرگاہ جو کھلنا کے جنوب میں ہے۔ اس دسمبر میں کام کرنا شروع کر دیگی اور اس میں جہاز لنگر ڈالنا اور آنا جانا شروع کر دیں گے۔ آج وزارت مواصلات کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماہروں کی رپورٹ کے مطابق "چلنا" میں سمندری بندرگاہ بنانے کی تجویز پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ مقام کھلنا سے ۲۵ میل جنوب کی طرف اور سمندر سے ۸۰ میل دور ہے۔ اس بندرگاہ کے کھلنے سے چٹاگانگ کی بندرگاہ پر مال چڑھانے اُتارنے میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ چلنا کے مقام پر دریا کے ٹھہرنے کی جگہ کافی گہرا اور چوڑا ہے۔ اس میں کم از کم چھ جہاز ٹھہر سکیں گے۔ اور ۵ لاکھ کا مال آ جا سکے گا۔ حکومت کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس سکیم پر عمل کرنا ہر طرح ضروری ہے۔ لیکن اس پر لاکھوں روپیہ خرچ آئے گا۔ اور پائلٹ جہاز کشتیاں۔ لنگر راستہ معین کرنے کے لئے بوائز اور وائرلیس کے سیٹ ضرور خریدنے پڑیں گے۔

پاکستان کی برطانیہ سے بڑھتی ہوئی تجارت

کراچی ۲۲ جولائی:۔ گذشتہ پانچ ماہ کے عرصہ میں پاکستان و برطانیہ کے مابین جس قدر تجارت ہوئی تھی اس سال اتنے ہی عرصے میں اس سے چار گنا تجارت ہوئی ہے۔ امسال ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کا مال باہر بھیجا گیا ہے۔ جب کہ گذشتہ سال اس سے ۱۰ لاکھ کم مال بھیجا گیا تھا۔ امسال برطانیہ نے گذشتہ سال کی نسبت پاکستان سے تین گنا چائے خریدی پٹ سن کی ساری ضرورت پاکستان ہی سے پوری کی۔ اور خام اُون ۳۳ فی صدی زیادہ خریدی۔ پاکستان نے مشینوں کے اوزار بہت زیادہ منگوائے گذشتہ سال صرف ۱۸ ٹن اوزار منگوائے گئے۔ لیکن امسال ۲۳۲ ٹن اوزار منگوائے گئے ہیں۔

متروکہ جائدادوں کی مرمت کا اہتمام:۔ کراچی ۲۲ جولائی۔ سندھ اور کراچی کے کسٹوڈین نے حکم دیا ہے۔ کہ مہاجرین جن متروکہ جائدادوں میں رہتے ہیں۔ انکی مرمت کسٹوڈین کا محکمہ کرے گا۔ جن حالتوں میں مہاجرین کو ان مکانوں کے مرمت کی اجازت دی جائے گی۔ ان کے اخراجات متعلقہ متروکہ جائدادوں کے کرایوں میں وضع کر لئے جائیں

لیاقت۔ نہرو۔ ڈکسن بات چیت

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ کشمیر کے مسئلہ پر آج پاکستان و ہندوستان کے وزرائے اعظم اور اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر ڈکسن میں بار۔ چیت پھر جاری رہی۔ آج دو دفعہ ۲½ - ۲½ گھنٹے تک ملاقات رہی۔ بات چیت کل بھی جاری رہے گی۔ خان لیاقت آج ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر جمہوریہ بھارت کی طرف سے دی جانے والی دعوت میں شرکت کریں گے۔

اینگلو پاکستان سٹرلنگ معاہدہ!

لندن ۲۲ جولائی۔ آج پاکستان کے وزیر خزانہ ملک غلام محمد نے انکشاف کیا۔ کہ سٹرلنگ بقایوں کے متعلق آئندہ ہفتے کے آخر میں دستخط ہو جائیں گے۔ یہ معاہدہ ایک سال کے لئے ہوگا۔

جائے۔ لیکن اس صورت میں ضروری ہوگا۔ کہ مہاجرین متعلقہ اس مرمت کا تخمینہ لگا کر کسٹوڈین سے باقاعدہ انجینئر کے تخمینے

(کرایوں منظوری لیں۔)

مختصرات

—— برسیلز ۲۲ جولائی:۔ شاہ لیوپولڈ آج پولیس اور فوج کے کڑے پہرے میں بلجیم واپس آ گئے۔ اور آ کر کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ کل آپ کونسل کا اجلاس بلائیں گے۔ جس کا سوشلسٹ ارکان نے مستعفی ہو کر بائیکاٹ کر دیا ہے۔

—— کراچی ۲۲ جولائی۔ پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے حبشہ کے شہنشاہ کو ان کی سالگرہ پر پیغام مبارکباد ارسال کیا ہے۔

فقتھ گریڈ ڈسپنسروں کا نتیجہ

لاہور ۲۲ جولائی:۔ حسب ذیل اُمیدواروں نے فقتھ گریڈ ڈسپنسرز سرٹیفکیٹ امتحان پاس کر لیا ہے۔ جو لاہور۔ ملتان اور راولپنڈی میں ۱۲ جون ۱۹۵۰ء کو ہوا تھا۔

رول نمبر ۳ - ۶ - ۷ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۳ - ۴۱ - ۴۴ - ۵۱ - ۵۴ - ۵۵ - ۶۰ - ۶۵ - ۶۶ - ۷۶ - ۷۷ - ۸۲ - ۸۴ - ۹۲ - ۱۰۲ - ۱۰۹ - ۱۱۴ - ۱۲۵ - ۱۲۹ - ۱۳۷ - ۱۴۱ - ۱۴۷ - ۱۵۱ - ۱۶۴ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۹ - اور ۱۸۶ +

شمالی کوریا کی فوجیں بڑھتی ہوئی تائیجون سے ۶۰ میل آگے نکل گئیں۔ انشر کیو کا اسمیل پر قبضہ

ٹوکیو ۲۲ جولائی۔ شمالی کوریا کی فوجیں تائیجون کے جنوب مغرب میں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں اور ۶۰ میل تک پیشقدمی کر چکی ہیں۔ امریکہ کی فوجوں کا ایک دستہ اجنوب مشرق کی طرف پیچھے ہٹتا ہوا۔ ان مورچوں سے آ ملا ہے۔ جو جاپان سے ساحل پر اُتری تھیں۔ امریکی جنوبی کوریا کے علاقے سے شہری باشندوں کو نکال رہے ہیں۔ تاکہ شمالی کوریا کے سپاہی سفید کپڑے پہن کر امریکی مورچوں میں نہ گھس سکیں۔ آج جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان میں اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ اسمیل پر شمالی کوریا کی فوجوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اسمیل تائیجون سے ۵۰ میل جنوب کی طرف ہے۔ امریکی دستے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق پیچھے ہٹتی ہوئی قدرتی مورچوں پر آ گئی ہیں۔ کل خبر آئی تھی کہ شمالی کوریا کی فوجوں نے ہانگ ڈانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر پوسان کی بندرگاہ سے ۹۰ میل اوپر کی طرف ہے آج اس امر کو تسلیم کر دیا گیا ہے۔ ۲۴ ویں امریکی فوج کے میجر جنرل ولیم ایف ڈین

لاپتہ ہیں ——

پاکستان میں مصر کے سکے ڈھالے جائینگے

کراچی ۲۲ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے حکومت مصر کو اطلاع دی ہے کہ وہ مصر کے سکے اپنی ٹکسال میں ڈھالنے کے لئے تیار ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان کی ٹکسال میں ½ اکروڑ کے سکے ماہانہ ڈھالے جا سکتے ہیں۔

عید الفطر کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مومن کی حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار سے وابستہ ہے

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

کوئٹہ ۱۷ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر میں جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ برائے استفادہ ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا انسان کے اندر مختلف قسم کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان سب میں سے جو زیادہ قیمتی چیز ہے وہ

خدا تعالیٰ کی محبت

ہے ہم دوسری تمام چیزوں کے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں ترجیحی سلوک کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا سلوک بہت کم ترجیحی ہوتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بہتوں کی زبان پر اکثر ذکر رہتا ہے۔ مگر یہ ذکر بھی زبان تک رہ جاتا ہے نیچے نہیں جاتا۔ زبان دماغ کے تابع ہوتی ہے دل کے تابع نہیں ہوتی۔ اس لئے زبانیں ایک بات کہتی ہیں لیکن دل ان کی بہت کم اتباع کرتا ہے۔ چنانچہ دنیا میں بہتوں کی زبانوں پہ ذکر ہوگا مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ دلی محبت بہت کم ہوگی۔ حالانکہ انسان کے جو تعلقات اللہ تعالیٰ سے ہیں وہ مقدم ہیں اور انہیں مقدم رکھنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ بہت کم لوگ اس طرف توجہ کرتے ہیں۔

انسان کو یہ سوچنا چاہیئے کہ آخر جب وہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا تو وہ

کونسی چیز ہے

جو وہ بطور تحفہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرے گا اس کی جان اور مال کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہم نے خرید لئے ہیں اور ان کے بدلہ میں ہم اسے جنت دیں گے۔ گویا یہ مال و جان جنت کی قیمت ہے اور اسے تحفہ وہی شخص کہہ سکتا ہے جو جنت میں جانے سے انکار کر دے مگر اس صورت میں بھی مال و جان جو خدا نے ہی دیئے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر کے اس پر ہم کون سا احسان کریں گے۔ درحقیقت خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کی جانے والی چیز وہ محبت ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کے عشق میں گداز کر دیتی ہے اور جس کی گرمی کی وجہ سے دل کی رطوبت گیس بن کر اڑتی اور آنسو بن کر ٹپک پڑتی ہے۔ لیکن یہ آنسو بھی دو قسم کے ہوتے ہیں جس طرح ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہو سکتی۔ جس طرح ہر موتی سچا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر آنسو بھی قابل قبول نہیں ہوتا۔ انسان کے

بعض آنسو

دنیا کو محض دکھاوے کے لئے ہوتے ہیں اور بعض آنسو اس کی بیخودی کی علامت ہوتے ہیں۔ انسان بعض کام اس لئے بھی کرتا ہے کہ لوگ اسے اچھا سمجھیں مگر جو کام خود بخود ہو جاتا ہے اس میں تصنع اور فریب نہیں ہوتا۔ جو چیز آپ ہی آپ نکل آتی ہے اسے روکا نہیں جا سکتا لیکن جو چیز نکالی جاتی ہے وہ روکی بھی جا سکتی ہے۔ ایک انجن کی آگ کو روکا یا نیچا کیا جا سکتا ہے لیکن ایک آتش فشاں پہاڑ کی آگ کو دبانا کسی کے بس کی بات نہیں۔ مشک یا لوٹے کے پانی کو ہم کم و بیش کر سکتے ہیں لیکن بادلوں کے پانی کو تھاما نہیں جا سکتا۔ ایک پنکھے کی ہوا کو اونچا نیچا کیا جا سکتا ہے مگر چلتے ہوئے طوفانوں کو قابو میں لایا نہیں جا سکتا۔ جو جوش خود بخود نکل جاتا ہے وہ ایسا طوفان ہے جو بند نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک ایسی آگ ہے جس کو کوئی شخص بجھا نہیں سکتا۔ وہ ایسی بارش ہے جس کو تھاما نہیں جا سکتا اور یہی وہ تحفہ ہے جو انسان خدا تعالیٰ کو دے سکتا ہے۔ ان کے سوا جو کچھ ہے وہ تو سودا ہے اور اس کا نام تحفہ رکھنا بے شرمی کی بات ہے۔

حضور نے فرمایا دنیا میں ہر

خوشی کے موقعہ پر

غمگین یا محبت زدہ آدمی کے دل میں ایک ٹیس اٹھتی ہے ایک عورت جس کا بیٹا گم ہو گیا ہو دوسروں کو گلے ملتے دیکھ کر رو پڑتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ کاش اس کا گم شدہ بیٹا موجود ہوتا تو وہ بھی آج گلے ملتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری شریعت نے ہر خوشی کے موقعہ پر نماز مقرر کر دی۔ جمعہ کے دن چھٹی ہوتی ہے اس دن بھی نماز مقرر کر دی۔ عیدوں میں بھی نماز مقرر کر دی جس میں اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اگر تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی سچی

محبت اور عشق

ہے تو جہاں تم صبح ناشتہ کرو گے یا دوپہر کو قربانی کرو گے وہاں تمہارے دلوں میں یہ ٹیس بھی اٹھے گی کہ لوگ ایک دوسرے کو عید ملتے ہیں جیسے زید بکر اور خالد کو مل رہا ہو لیکن افسوس کہ میں اپنے اصل مقصود کو جو خدا تعالیٰ ہے نہیں مل رہا۔ کسی کا کوئی محبوب چھوٹا ہوا ہو تو خوشی کی تقریب بھی اس کے لئے غم بن جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت موجود ہو تو بندے کی بھی یہی حالت ہونی چاہئیے۔ اس لئے اس خوشی کے موقعہ پر خدا تعالیٰ نے نماز رکھ دی تاکہ ہمیں وہ خوشی حاصل ہو جو حقیقی خوشی ہے اور جس کے مقابلہ میں دنیوی نعماء کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

تصحیح

(۱) الفضل مورخہ ۲۲ جولائی صفحہ ۳ پر منیٰ کا جو حوالہ درج ہے وہ مکمل یوں ہے:۔

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اسے طلاق نامہ لکھ دے لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔"

(۲) جو فہرست چندہ حفاظت مرکز کے وعدے صد فیصدی پورے کرنیوالوں کی شائع ہوئی ہے اس کو الفضل مورخہ ۲۱ جون ۵۵ء میں اصل نمبر شمار ۱۹۹ کے مقابل سیف اللہ خان تحریر رحیم یار خان کی بجائے محمد یوسف شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

ناظر بیت المال شعبہ حفاظت مرکز

رمضان المبارک میں چندہ تحریک جدید ادا کرنیوالے

حوالدار کلرک محمد احمد صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:۔

سیدی! میں نے دسویں سال کا چندہ مبلغ ۹۵/- روپیہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر ادا کیا تھا۔ اس لئے شکر خدا کا کہ پھر قربانیوں کا ایسا نادر موقعہ کب آئے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک انیس سال تک بڑھا دی اور گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دینے کا اعلان فرمایا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر نگاہ رکھتے ہوئے گیارھویں سال میں بھی دسویں سال پر پانچ روپیہ اضافہ کر کے ایک سو روپیہ راہ خدا میں دیا۔ اور اس امید اور یقین پر کہ میرا قدم بجائے پیچھے جانے کے آگے ہی پڑے۔ اور آئندہ دن گذشتہ دنوں سے بہتر ہوں۔ اور وعدے کے ساتھ ہی ادا بھی کر دیا۔ اور اب سولہویں سال میں میں نے ۱۰۵/- روپیہ کا وعدہ کیا۔ جو گذشتہ سال سے ایک روپیہ اضافہ سے تھا۔ مالی تنگی اور ضروریات کے پیش نظر میں نے ارادہ کیا کہ ماہوار قسط سے ادا کرتا رہوں۔ چنانچہ قسط سے ۳۵/- روپیہ ادا کئے گئے کہ حضور کی تحریک میری نظروں سے گذری۔ کہ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنا تحریک جدید کا چندہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق میں بھی اس گروہ میں آیا۔ جو رمضان المبارک میں ادا کرنے والوں کا ہے۔ یعنی ۷۰/- کی رقم ادا کر دی۔ اور اس کے علاوہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کو بھی دفتر دوم کے چھٹے سال میں شامل کیا۔ ان کی موعودہ رقم بھی خدا کے فضل سے ادا کر دی ہے۔ حضور خاکسار حفاظت مرکز کا چندہ تو شروع تحریک میں ہی ادا کر چکا ہے۔ میری وصیت ۱/۹ حصہ ہے۔ تحریک جدید کا چندہ میرا اور میری اہلیہ و والدہ صاحبہ کا معہ وصیت کے ۱/۹ حصہ کے ایک ماہ کی آمد سے ماہوار آمد کا ۱/۴ حصہ زیادہ ہے۔ حضور قبول فرما کر دعا فرماویں۔

وہ احباب جو تحریک جدید کا چندہ اب تک نہیں ادا کر سکے۔ انہیں اب بہت فکر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آٹھواں مہینہ قریب ختم کے ہے۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ وہ جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا تھا۔ یا وہ جن کا وعدہ اسی مہینہ یا اگلے ماہ میں ہے۔ انہیں اسی ماہ میں اسے ادا کرنا چاہیئے۔ کہ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سباق کی روح رکھنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنا چندہ تحریک جدید اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کر دیا۔ جو احباب ۱۳ مئی یا ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے پورے کر چکے ہیں۔ اور ان کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو چکی ہے۔ ان کے نام اخبار میں جلد ہی انشاء اللہ شائع کر دیئے جائیں گے۔ تا نمونہ دے سکنے والے احباب مزید کوشش کر کے ادا فرماویں۔ (وکیل المال ...)

روزنامہ الفضل ——— لاہور
۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء

امن ——— اور ——— جنگ

آج کل "امن مہم" کا بڑا ذکر اذکار ہے کہتے ہیں فلاں جگہ لاکھوں نے دستخط کر دیئے ہیں اور فلاں جگہ کروڑوں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ یہاں لاہور میں بھی بعض اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ "امن مہم" بڑے زور شور سے جاری ہے۔ میلوں اور دوسری تقریبوں میں کہا جاتا ہے کہ ہزاروں لوگ دستخط کئے چلے جاتے ہیں۔ اور ابھی یہ کام جاری ہے خدا جانے کہاں جا کر تھمے۔

دستخط اس بات پر کروائے جاتے ہیں کہ ایٹم بم کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے۔ اور جو قوم پہلے اس کا استعمال کرے اسکو مجرم گردانا جائے۔ ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ ایٹم بم کو ہی صرف امن شکن کیوں سمجھا گیا ہے بیشک ایٹم بم سے ایک بہت بڑے رقبہ پر فوری تباہی آتی ہے۔ مگر یورپ نے جو دیگر ہلاکت کے سامان ایجاد کئے ہیں وہ بھی تو کافی بڑے پیمانے پر تباہی لا سکتے ہیں۔ جاپان کے ہیروشیما اور ناگاساکی پر جو ایٹم بم گرائے گئے تھے واقعی ان سے بڑی تباہی آئی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ امن کی مہم کے لئے چھوٹی اور بڑی تباہی میں کیوں امتیاز کیا گیا ہے۔ کیا جرمنی نے انگلینڈ پر اور اتحادیوں نے یورپ پر جو بمباری کر کے سینکڑوں شہروں کو پیوند زمین کر دیا تھا۔ وہ کچھ بھی نہیں؟ خطرناک ٹینکوں۔ آتش انگیز بموں مشین گنوں اور اور قسم کے جنگی سامانوں سے لڑائی کرنا اور انسان اور اس کی تہذیب کو ان سے تباہ کرنا کیا بدامنی کی صنعت میں نہیں آتا؟

پھر امن کے نام پر بدامنی پھیلانے کی جو کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف کیوں مہم جاری نہیں کی جاتی؟

صرف جنگ کو ہی لیجئے تو کوریا میں تا حال کوئی بم نہیں گرایا گیا۔ کیا یہ جنگ جس میں ہزاروں کی تعداد میں کوریا کے رہنے والے جام مرگ پی چکے ہیں اور پی رہے ہیں امن شکن نہیں ہے۔ امن مہم جاری کرنے والوں کی طرف سے کہا جائے گا کہ یہ تو آزادی کے لئے خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حقیقتاً یہ کوریا والوں کی آزادی کی جنگ ہے۔

اگرچہ دونوں کے طریق کار علیحدہ علیحدہ ہیں مگر روس اور امریکہ ہی دراصل کوریا میں جنگ آزما ہیں۔ بے شک امریکہ ظاہرہ حصہ لے رہا ہے لیکن کون نہیں جانتا کہ روس امریکہ سے بھی بڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ جو نوٹ روس نے امریکہ کے جواب میں بھیجا تھا اس میں صاف تسلیم کیا گیا تھا کہ امریکہ کا کوریا کی خانہ جنگی (؟) میں حصہ لینا روسی مفادات پر برا اثر ڈالے گا۔ آخر کوریا کی خانہ جنگی میں روس کے مفادات کیوں ہیں؟ بے شک روس کے ہتھیار ذرا زیادہ مخفی ہیں۔ اس لئے وہ ذرا زیادہ خطرناک ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ کوریا کی خانہ جنگی کوریا والوں کے لئے تو سخت تباہی ہے۔ لیکن روس اور امریکہ دونوں امپریلسٹ ہی ایک دوسرے کے خلاف صف آرا رہیں۔ دونوں ہی دوسروں کا گھر جلا کر اپنے مفادات کی گاڑی آگے ہانکنا چاہتے ہیں۔

روس امریکہ کو اور امریکہ روس کو مجرم ٹھہرا رہا ہے۔ مگر دونوں ہی اپنے اپنے مفاد کی خاطر اپنی اپنی قسم کے ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ روس ہر قسم کی مدد مخفی طور پر دیتا جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے دیکھ لو میں کچھ بھی نہیں کر رہا۔ دوسری طرف امریکہ یو۔ این کے پردہ کا ہتھیار استعمال کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں تو یو۔ این او کی خواہش کو جامہ تکمیل پہنا رہا ہوں الغرض دونوں طرف سے اپنی اپنی قسم کے ہتھیار استعمال ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ امن مہم جو جاری کی گئی ہے۔ اسکو امن کے ساتھ ذرا بھی تعلق واسطہ نہیں۔ یہ روسی امپریلزم کے جنگی پروگرام کا ہی حصہ ہے۔ یہ روس کے خاص ہتھیاروں میں سے ہی ایک ہتھیار ہے۔ یہ دراصل روس کی طرف سے امریکہ کے یو۔ این او والے ہتھیار کا جواب ہے۔ یو۔ این۔ او بھی تو دنیا میں امن کے قیام کے لئے ہی قائم ہوئی ہے۔ اس طرح امریکی امن اور روسی امن باہم جنگ آزما ہو گئے ہیں۔ امریکہ یو۔ این۔ او کی فاختہ امن اڑا رہا ہے تو روس دستخطوں کے مرغان دست آموز اکٹھے کر رہا ہے۔ اور امن بیچارا اپنی جگہ مارے شرم کے پانی پانی ہوا جاتا ہے۔

امن! امن!! امن!!! کی کس کو آج ضرورت نہیں یہ تو وہی ضرورت اور پیداوار کا سوال بن گیا ہے۔ روس اور امریکہ دونوں اپنا اپنا مال لے کر حاضر ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ روسی مال ذرا شکم پری کے نقطۂ نظر سے تیار کیا گیا ہے اور امریکی دل و دماغ کو تر و تازہ رکھنے کے لئے چونکہ تہی شکموں کی تعداد دنیا میں زیادہ ہے۔ اس لئے روسی مال کی خریداری بھی زوروں پر ہے لطف یہ ہے کہ روس کو گھر سے کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس کا کام صرف ان ذخیروں کا پتہ دینا ہے۔ جو ملک میں پہلے ہی موجود ہیں صرف خانہ جنگی سے اس کا مطلب نکل آتا ہے۔ خانہ جنگی روسی نسخہ امن کا جزو اعظم ہے۔ یو۔ این او کے پیچ در پیچ راستہ سے پولیس کارروائی کرنا امریکی نسخہ امن کا جزو اعظم ہے دنیا کو چونکہ امن کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے امریکہ کے گاہک بھی کافی ہیں÷

مشرقی افریقہ میں ایک اور احمدیہ مسجد کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیت کی روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف مقامات پر وہاں کی جماعتیں ہی چندہ وغیرہ کر کے مساجد تعمیر کرواتی ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ۱۵ر جون کو مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مولوی فاضل نے لیڈی (مشرقی افریقہ) میں پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی۔ مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ الحمد للہ کہ جمعرات ۵ بجے کی صبح کو دعاؤں کے ساتھ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ احمدی احباب کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ یہ طرز غالباً اس دنیا میں انوکھی تھی۔ سب لوگ اس طرز پر رشک کر رہے تھے۔ یہ برکات محض امام مہدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے خلفاء کے طفیل اس علاقہ کو بھی مل رہی ہیں الحمد للہ

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ احباب اس نئی تعمیر ہونے والی مسجد کی تکمیل کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ اسے افریقہ میں جماعت کی ترقی کا موجب بنائے۔

(قائمقام وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے کامیاب مولوی فاضل

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں جامعہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ امسال جامعہ احمدیہ کے کامیاب طلباء کی اوسط یونیورسٹی کی عام اوسط سے صرف دس فیصدی زیادہ ہے۔ تاہم اس نتیجہ کا ایک پہلو خوشکن ہے کہ پاس ہونے والے طلباء کا معیار کامیابی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

نمبر شمار	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	کیفیت
۱	محمد شفیع صاحب اشرف	۴۰۹	یونیورسٹی میں دوم رہے
۲	عبد الشکور صاحب سوز	۴۰۴	" " سوم "
۳	قاضی مبارک احمد صاحب	۳۹۸	" " چہارم "
۴	سید نثار احمد صاحب	۳۷۸	" " پنجم "
۵	چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھ گڑھی	۳۷۰	" " ششم "
۶	عبد الرشید صاحب ارشد	۳۶۲	
۷	محمد طالب علم صاحب مضطر	۳۵۵	
۸	خان محمد صاحب	۳۴۶	
۹	شریف احمد خان صاحب	۳۳۸	
۱۰	محمد یعقوب صاحب امجد	۲۷۲	

نوٹ:۔ مدرسہ احمدیہ کے دو طلباء نذیر احمد صاحب حیدر آبادی جماعت سوم اور برکت اللہ صاحب محمود جماعت چہارم نے علی الترتیب ۳۵۰ اور ۳۷۳ نمبر لے کر مولوی کا امتحان پاس کیا ہے۔

دورِ حاضرہ کے علماء ـــ اور ـــ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ

(۲)

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

ہم نے "الفضل" کی ایک گذشتہ اشاعت میں زیر عنوان "مسلمانوں کی روحانی امراض اور احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب" اختصار سے صرف پانچ انقلابات کا ذکر کیا تھا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دیگر مسلمانوں کو جو روحانی فوائد حاصل ہوئے۔ وہ اس قدر ہیں۔ کہ جن کے اظہار کے لئے ہزاروں صفحات درکار ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت مسلمانوں کی روحانی امراض کا علاج ہو رہا ہے۔ اور ان میں سے ہزاروں لوگ پہلے سے کہیں زیادہ روبصحت دکھائی دے رہے ہیں۔ تو مسلمانوں کے لئے کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ نام نہاد رہنماؤں کو چھوڑ کر مصلح ربانی علیہ السلام کی آواز کو بگوش ہوش سنیں۔ اور اس پر صدق دل سے ایمان لائیں۔

رہا یہ امر کہ آیا فی الحقیقت یہی وہ زمانہ ہے۔ کہ جس میں امام موعودؑ کا ظہور مقدر تھا۔ تو ہم مسلمان بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہاں موجودہ زمانہ میں ہی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام موعود کو مبعوث ہونا تھا۔ کیونکہ اول تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ (ابوداؤد جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۲۴۱)

یعنی اللہ تعالیٰ ضرور مبعوث فرماتا رہے گا امت محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد جو آکر دینِ اسلام کو تازہ کرے گا۔

دوسرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو علامات امام موعود کے زمانہ کی احادیث میں بتلائی تھیں۔ وہ قریباً سب کی سب وقوع میں آچکیں۔ چنانچہ مولانا سید عبد الحی صاحب فتح پوری رقمطراز ہیں کہ:۔

"علماء صوفیہ نے کشف و الہام و قرائن اخبار و آثار سے جون جونسی صدی بتائی سمجھے تھے وہ ٹھیک نہیں پڑی۔ ۲۰۰ھ سے ۱۳۰۰ھ تک ہر صدی کو متحمل ان کے ظہور کا ٹھیرایا تھا۔ وہ مدت گذر چکی مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی کا آغاز ہے دیکھئے اب بھی آتے ہیں یا نہیں۔ اتنی بات تو ضرور ہے۔ کہ علامات بعیدہ ان کے ظہور کی سب کی سب گذر گئیں۔ علامات قریبہ نظر آتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وقت ظہور کا اب بہت جلد قریب آگیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (کتاب حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیۃ والغاشیہ صفحہ ۳۴۵)

مولانا موصوف نے اپنی اس کتاب کے مختلف صفحات پر وہ علامات بھی درج فرمائی ہیں۔ جن کا زمانہ مسیح موعودؑ کے ساتھ تعلق ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ

"جعفر صادق نے کہا ہے۔ مہدی ظاہر نہ ہوں گے۔ جب تک کہ لوگوں کو خوف شدید نہ ہو۔ طاعون نہ ہو۔ سخت فتنے۔ زلزلے بلائیں نہ پہنچیں۔ عرب میں تلوار چلے۔ لوگوں میں اختلاف پڑے۔ دین میں تشتت ہو۔ حال میں تغیر ہو۔ صبح و شام موت کی آرزو کریں۔ آدمی کو آدمی کھانے لگے۔" (ایضاً صفحہ ۳۴۹)

پھر لکھا ہے کہ:۔

"ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ من کذب بالمھدی فقد کفر یعنی کوئی کہے۔ کہ مہدی نہ آئیں گے۔ وہ کافر ہے۔ ...... اب چودھویں صدی آگئی ہے۔ چھ ماہ گذر گئے ہیں۔ اس صدی کا یہ پہلا سال ہے۔ دیکھیے کونسے طاق سال میں تشریف لاتے ہیں۔ بعض اہل تنجیم کہتے ہیں۔ اس صدی کے سال ہفتم میں ظہور کریں گے۔ خدا یوں ہی کرے۔ لیکن بے سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہیں ہو سکتا۔ بہت تواریخ مظنونہ گذر گئیں۔ مہدی نہ آئے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۰)

ہم نے سردست ایک دو حوالے درج کئے ہیں۔ ورنہ ہمارے پاس اس قسم کے اور بھی حوالجات موجود ہیں۔ جنہیں ہم بخوفِ طوالت چھوڑتے ہوئے اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ برادرانِ کرام! ٹھنڈے دل سے آپ حالات و واقعات کا جائزہ لیں۔ اور دل کی کیفیت معلوم کریں۔ اور بعد از غور و تدبر ازراہِ انصاف بتلائیں۔ کہ اگر اس وقت امام ربانی کی ضرورت نہ تھی۔ تو اس کے آنے کا اور کونسا زمانہ ہے؟

مسلمان بھائیو! عہد حاضرہ کے علماء ہرگز ہرگز تمہاری روحانی امراض کا علاج نہیں کر سکتے۔ اور کر بھی کس طرح سکتے ہیں۔ جبکہ وہ خود ان بیماریوں کا شکار ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامور کے ساتھ ہی وابستہ ہونے سے تم ان روحانی امراض سے شفا پا سکتے ہو۔ لیکن اگر صداقت کھل جانے کے بعد بھی تم اس سے برگشتہ رہو۔ تو پھر یقیناً یہ بات خطرہ کا باعث ہے۔ سنو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ کلما القی فیھا فوج سألھم خزنتھا الم یاتکم نذیر۔ قالوا بلیٰ قد جاءنا نذیر۔ فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیءٍ۔ ان انتم الا فی ضلل کبیر۔ قالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر۔ (سورہ ملک رکوع ۱)

یعنی ہر بار جب ایک گروہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ تو جہنم کے داروغے ان سے دریافت کریں گے۔ کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے کہ نذیر تو آیا تھا۔ ہم نے اسے تسلیم کرنے کی بجائے جھٹلایا اور اس کے دعویٰ الہام کے متعلق یہی ہم نے کہہ دیا۔ کہ یہ بھی محض افتراء ہے۔ خدا تعالیٰ نے تم پر کوئی وحی و الہام نازل نہیں کیا۔ کیا تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اس لئے بڑے افسوس سے کہیں گے۔ کاش! ہم ان کی باتیں سنتے۔ یا عقل سے کام لیتے۔ تو ہم آج دوزخ میں مبتلا نہ ہوتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے؟ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس (اب تو قریباً ساٹھ برس۔ ناقل) گزر گئے ہیں۔ اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں۔ جبکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلافات سے خالی نہ تھا۔" (ضرورت الامام) صفحہ ۵

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے صدقات اور دعائیں

احمد نگر۔ جمعہ کی نماز کے بعد احباب نے خوب حسب توفیق صدقہ کے لئے چندہ دیا۔ باوجود غریب طبقہ کے ہونے کے پھر بھی مغرب کی نماز تک کافی رقم نقد جمع ہوگئی۔ ایک بڑے مجمع میں مصلح موعود ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اور دوسرے روز ہی بکرا خرید کر ذبح کروا کر غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ (عبد الکریم خاں کاٹھگڑھی مولوی فاضل سیکرٹری تعلیم و تربیت احمد نگر)

لائل پور۔ جماعت احمدیہ لائل پور نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے -/۸۶ روپے جمع کرکے دو بکرے بطور صدقہ قربانی کئے ہیں۔ اور باقی نقدی غرباء میں تقسیم کی گئی ہے۔ نیز رمضان شریف میں قرآن مجید کے درس کے اختتام کے بعد حضور کی صحت کے لئے خاص دعا کی گئی ہے۔ (عبد الحق در سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لائل پور)

گوجرہ۔ جماعت احمدیہ گوجرہ نے حضور کی صحت کے لئے دو بکرے ذبح کرکے صدقہ دیا۔ اور تمام جماعت نے اجتماعی طور پر حضور کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی۔ (خاکسار قائد خدام الاحمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور)

کوٹ احمدیاں سندھ۔ جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں نے مجموعی دعا بھی کی۔ اور ہر نماز میں دعا کرنے کی تحریک بھی کی گئی۔ اس کے علاوہ دو بکرے صدقہ بھی دیا گیا۔ اور پندرہ روپیہ چندہ جمع کرکے مرکز ربوہ میں ارسال کئے گئے تاکہ غریبوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ (خاکسار ملک غلام نبی قادیانی آف کھارہ حال وارد کوٹ احمدیاں)

چک پنیار۔ ایک بکرا حضور کی صحت کے لئے صدقہ کے طور پر تقسیم کیا گیا۔ جمعہ کے دن پھر اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ (خاکسار ظفر اللہ پسر چودھری حاکم علی صاحب مرحوم سفید پوش چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا)

بہلولپور۔ جماعت احمدیہ بہلولپور چک ۱۲۷ ج۔ب ضلع لائل پور نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے مورخہ ۱۶/۵ کو اجتماعی طور پر دردِ دل سے دعائیں کیں۔ دو بکرے تمام جماعت نے مشترکہ طور پر چندہ جمع کرکے صدقہ دیا۔ بعض دوستوں نے انفرادی طور پر صدقات دیئے۔ (خاکسار ڈاکٹر بشیر احمد خاں جماعت احمدیہ بہلولپور چک ۱۲۷ ج۔ب تحصیل و ضلع لائل پور)

کراچی۔ احمدیہ ہال کراچی میں اجتماعی دعا کے موقعہ پر تقریباً تین صد روپیہ کی رقم صدقہ کے لئے جمع ہوگئی۔ جس میں سے بکرے صدقہ کئے گئے۔ اور جملہ احباب نے خشوع و خضوع سے حضرت اقدس کی صحت کاملہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور لمبی دعا کی۔ (خاکسار عبد الحمید سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی)

ہمارے معزز مدیران جرائد اور ملت کیلئے لمحۂ فکریہ

ھفت روزہ رفتارِ زمانہ لاہور ۸ اپریل ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

(۲)

علمائے بریلی کی طرف سے ایک پوسٹر جس میں بصورت شجرہ تین سو مفتیوں کے دستخط درج ہیں شائع ہوا ہے۔ اس میں علمائے دیوبند مولینا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت مولینا محمد قاسم صاحب۔ مولینا محمود الحسن صاحب وغیرہ تمام علمائے دیوبند پر نام بنام مدلل فتویٰ کفر لوں دیا ہے:۔

"یہ قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد و کفر سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل مجتنب اور محترز رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر ہی کیا۔ اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں جو ان کو کافر نہ کہے گا، وہ خود کافر ہو جائے گا اور اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی حرامی ہوگی۔ از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

اب حضرات علماء احرار پر نائب امیر ملت حضرت مولینا محمد اسحٰق صاحب مانسہروی کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"احرار سکھ ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اگر آج تک مسجد نہیں ملی تو یہ احرار کی بے ایمانی کا نتیجہ ہے۔ لاہور میں جو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی یہ سب احرار کی مہربانی کا ثمرہ۔ اخبارات کی ضمانتیں اور مسلم رہنماؤں کی نظر بندیاں یہ سب کچھ احرار کا ساختہ پرداختہ ہے ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اگر احرار کی امداد سکھوں کو نہ ہوتی تو مسجد کبھی نہ گرتی جو کچھ کیا احرار نے کیا۔

اے مسلمانو! دل کے کانوں سے شریعت غرّا کا فتویٰ سن لو اور اس پر عمل کرو۔ از روئے شریعت احرار سے ہر قسم کا تعاون اور رواداری حرام اور قطعی حرام ہے۔ احرار کے ساتھ میل ملاپ مسلمانوں پر بالکل اور قطعاً حرام ہے۔ جو احرار سے تعاون کرے یا میل ملاپ رکھے گا وہ گنہگار اور شریعت کے فیصلے کا منکر ہوگا۔ احرار فتنۂ آخر زماں ہیں۔ ۸ جولائی ۱۹۳۵ء سے پہلے احرار ہماری آنکھ کا تارا تھے مگر آج ہماری آنکھ کا تنکا ہیں۔ عطاء اللہ اور حبیب الرحمٰن اور دیگر زعماء کے احسوار ہمارے عزیز تھے۔ مگر آج یہ ملّت اسلامیہ کے باغی اور نافرمان ہیں۔ اس لئے ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق کوئی واسطہ اور سروکار نہیں۔ احرار اسلام فتنۂ آخر الزمان ہیں۔ ان کا قلع قمع ہر مسلمان کا فرض ہے اور ان سے میل ملاپ گناہ عظیم اور خسر الدنیا والآخرۃ کا موجب ہے۔ احرار نے خدا، رسول اور اسلام مسجد اور مسلمانوں کو چھوڑا۔ اس لئے مسلمانوں نے احرار کو چھوڑا۔ ہر مسلمان کے لئے واجب ہے کہ احرار سے قطع تعلق کرے"

(پمفلٹ شائع کردہ خواجہ دلی محمد ایم۔ اے ایل ایل بی وکیل صدر مجلس اتحاد ملت فیروزپور شہر)

پس اگر علماء کی رائے لی جائے تو نہ سنی مسلمان ہیں۔ نہ اہلحدیث۔ اور نہ شیعہ مسلمان ہیں۔ سب کے سب باہم ایک دوسرے کے مکفّر ہیں۔ اس صورت میں ہر فرقہ اور ہر گروہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے کہ ہمارے سوا سب فلاں فلاں وجوہ سے اشد ترین کافر ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا کفر یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ پس ہمارے سوا اور کوئی گروہ جو اپنے تئیں مسلمان کہلانا فخر سمجھتا ہو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اس طرح مسلم قوم کی اقوام عالم پر وہ دھاک بندھ جائے گی جس کی نظیر تاریخ اقوام پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔

۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے موقع پر حکیم اجمل خاں مرحوم نے بہت خوب کہا تھا کہ مسلمانو! موقعہ ہے گورنمنٹ پر واضح کر دو کہ مسلمان کون ہے تاکہ مردم شماری میں مسلمان کی بجائے سب کو ایک دوسرے کے علماء کے فتویٰ کے مطابق کافروں کی لسٹ میں درج کر دیا جائے اور تمہارے روز روز کے جھگڑے تو کم ہوں۔ کاش ہمارے رہبر کہلانے والے اور ہماری پیشوائی کا دم بھرنے والے بزرگ اب بھی سنبھل جائیں۔ اور نزاکت وقت کو سمجھتے ہوئے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی اس نصیحت کو ذہن نشین کر لیں کہ:۔

"کسی مسلمان کو تاویل اور منطقی استنتاج سے کافر بنانا جائز نہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا کہ ایک مسلم کی زبان سے ہم کوئی فقرہ سن کر اپنے طور سے اس کا صغریٰ اور کبریٰ قائم کریں۔ پھر خود ہی حد اوسط لگائیں اور اس سے ایک نتیجہ نکال کر کہیں۔ کہ وہ شخص دراصل اس نتیجہ کا قائل ہے۔ اور یہ نتیجہ کفر ہے۔ لہٰذا وہ شخص کافر ہے یہی وہ ظالمانہ فعل ہے جس سے رسول اللہ صلعم نے سختی سے منع فرمایا تھا۔"

(ترجمان القرآن ص ۴۲۵)

لیکن اگر ہماری ملت کے اجارہ داروں کے نزدیک یہ مرض بالکل ہی لاعلاج ہے تو ہم بصد منت ملتمس ہیں کہ مذہبی معتقدات پر بحث کے دوران میں خوب جی کھول کر کفر بازی کریں۔ لیکن خدارا جب سیاسی معاملات اور پولیٹیکل مقاصد اور معاشرتی ملکی امور کا مرحلہ درپیش ہو تو اس دل پسند ہابی اور مرغوب شغل کے ذریعہ قوم کو ذلت و مسکنت کے قعر عمیق میں دھکیلنے سے باز آجائیں۔ وقت کو پہچانیں اور ملت پر رحم کریں ورنہ خدا نہ کرے ملت کو وہ روز بد بھی نصیب ہوگا جسے سپین کے درو دیوار آج تک نہیں بھولے۔

جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں پاکستان کا ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلامی کا مفاد اسی میں ہے کہ نفاق دور کرنے کے لئے اسلام کے ان بنیادی اصولوں کو جو تمام فرقوں میں مشترک ہیں، اتحاد کی اساس بنایا جائے اور فروعی اختلافات کے جس جھگڑے کو از سر نو کھڑا کیا ہے وہ تو بجز چند گنے چنے مفتیان شرع متین کے اور کسی کو مسلمان نہ رہنے دے گا۔ قائد اعظم کے نزدیک قال اللہ اور قال الرسول کی روشنی میں ایمان کے لئے اقرار باللسان کافی تھا جس نے بھی اپنے آپ کو مسلمان کہا۔ قائد اعظم نے سینے سے لگا کر اسے اپنا ہم سفر بنا لیا۔ دراصل اسلام کے بنیادی اصولوں کا رشتہ ایک ہی تھا جسے قائد اعظم نے اختیار کیا اور جس کا حال ہی میں "نوائے وقت" بایں الفاظ حوالہ دے چکا ہے:۔

"اسلام ایک سیدھا سادھا مذہب ہے جس کے بعض واضح بنیادی اصول ہیں۔ ایسے اصول جو ہر مسلمان کا جزو ایمان ہیں اور وہ یہ کہ:۔

(۱) خدا ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں
(۲) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں
(۳) کلمہ۔ نماز۔ روزہ اور حج ارکان اسلام ہیں
(۴) قرآن کلام الٰہی ہے جو رسول ؐ پر اتارا گیا۔
(۵) مسلمانوں کا قبلہ کعبۃ اللہ ہے۔ ان بنیادی عقائد سے کیسے اختلاف ہو سکتا ہے؟ تو پھر کیا ہم اس اساس پر متحد و متفق نہیں ہو سکتے؟ اس کے علاوہ اگر کسی کے کچھ اور فروعی عقائد ہیں تو انہیں اسلام کے راستہ میں سنگ گراں کیوں بننے دیا جائے۔"

اخراج از جماعت

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چودھری محمد اسحٰق صاحب و محمد یحییٰ صاحب اور محمود احمد صاحب اختر کو جماعت سے خارج فرما دیا ہے۔ حضور کے الفاظ میں ہی اعلان کیا جاتا ہے کہ:۔

"کوئٹہ میں چودھری محمد اسحٰق پہرہ دار۔ محمد یحییٰ پہرہ دار اور محمود احمد اختر ولد چودھری شریف احمد صاحب اوجلہ نے ایک گفتگو میں اس کا اظہار کیا کہ وہ احمدی کمیونسٹ ہیں جس طرح خدا پرست دہریہ نہیں ہو سکتا اسی طرح احمدی کمیونسٹ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ کمیونسٹ ہیں احمدی نہیں ہیں۔ پس میں اس حکم کے ذریعہ سے اطلاع دیتا ہوں کہ چودھری محمد اسحٰق محمد یحییٰ پسر مولوی محمد اسماعیل صاحب ثم قادیانی اور محمود احمد اختر تینوں چونکہ خود اپنے اقرار کے مطابق احمدی نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی نسبت اعلان کیا جائے کہ وہ احمدی نہیں ہیں اور جماعت انہیں احمدی نہ سمجھے۔"

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

درخواست ہائے دُعاء

(۱) برادرم خالد ہدایت صاحب ناظم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور بعارضہ قولنج شدید بیمار ہیں آپ نہایت مخلص نوجوان ہیں احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

خورشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(۲) برادرم عبد المجید صاحب کی بچی خورشید بیگم ایک عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الستار

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں اسلام کی روزافزوں ترقی

پاکستانی سفیر کا پرتپاک خیرمقدم۔ احمدی احباب کی تربیت

انڈونیشیا کے مختلف جزائر میں احمدیت کا چرچا

۲۵ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی سید شاہ محمد صاحب جاکرتا سے بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فریضہ تبلیغ نہایت محنت سے ادا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ماہ جون میں ۲۵ افراد ہمارے مبلغین کرام اور دوسرے احباب کی کوششوں کے نتیجہ میں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ اللہ تعالیٰ ان نئے احمدیوں کو استقلال و ثبات قوی عطا فرمائے ان میں سے ۲۳ افراد جزیرہ سینبر میں مولوی محمد یحیٰی صاحب پنتو جو کافی عرصہ تک قادیان تعلیم حاصل کرتے رہے تھے کی کوششوں کے نتیجہ میں داخل احمدیت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور بھی سرگرمی کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ماہ جون میں پاکستان کے سفیر جاکرتا پہنچے جماعت احمدیہ کے نمائندے بھی ہوائی جہاز کے اڈے پر استقبال کرنے والوں کے ساتھ شریک تھے۔ آپ کو انچارج مشن ہائے انڈونیشیا کی طرف سے ذیل کے مضمون کا تار بھی دیا گیا

ہمارے صد احترام ڈاکٹر عمر حیات ملک! جماعت احمدیہ انڈونیشیا آپ کا پہلا پاکستانی سفیر ہونے کی حیثیت سے نہایت گرمجوشی کے ساتھ خیرمقدم کرتی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بہت بڑی کامیابی عطا فرمائے

آپ نے مکرم سید شاہ محمد صاحب انچارج مبلغ انڈونیشیا سے ملاقات کے موقعہ پر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا اور مختلف امور میں آپ سے مدد چاہی جو مولوی صاحب کی طرف سے خوشی سے قبول کی گئی۔ مکرم مولوی صاحب اخبارات کے نمائندوں کی پاکستانی سفیر کے ساتھ ملاقاتیں کرا رہے ہیں۔

اس ماہ جماعت کی تربیت کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کی گئی۔ اب پہلے کی نسبت کثرت کے ساتھ احباب نمازوں میں تشریف لاتے ہیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔

مسجد کی مرمت کے لئے چندہ کی تحریک کی ایک دوست نے پانچ ہزار گلڈرز دینے کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور دوسروں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے مجاہد بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

غلام احمد بشیر

(قائمقام وکیل التبشیر للتحریک جدید ربوہ)

ولادت

۲۹ جون ۱۲ بجے شب کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ نیز احباب سے درخواست ہے کہ مولودہ کی صحت درازیٔ عمر اور خادمہ احمدیت بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالاحد منگیر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ چاٹگام

(۲) مکرم میاں محمد اشرف صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بلند اقبال اور نیک اختر کرے۔ خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

نومولود قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ کا نواسہ ہے۔ خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل

(۳) عاجز کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۶/۵ کو لڑکا عطا فرمایا ہے اور حضور نے احسان الٰہی نام تجویز فرمایا ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود مسعود کو خادم دین بنا دے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ فضل الٰہی ارشد حال مقیم بہاولنگر

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنیوالے احباب کی فہرست

نمبر شمار	اسماء گرامی وعدہ پورا کرنیوالوں		ادا کردہ رقم
۳۲۵	ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز حسین شاہ صاحب لوئر رنگ گجرات		۳-۰-۰
۳۲۶	مرزا خورشید احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے قادیان		۱۵-۰-۰
۳۲۷	شیخ منظفر الدین صاحب	پشاور	۵۰۰-۰-۰
۳۲۸	میاں حیات محمد صاحب	پشاور	۲۶۰-۰-۰
۳۲۹	خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب	پشاور	۱۲۰۰-۰-۰
۳۳۰	قریشی آفتاب احمد صاحب بسمل	پشاور	۱۴۸-۰-۰
۳۳۱	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب الیکٹریشن	پشاور	۵۵-۰-۰
۳۳۲	مرزا نصیر احمد صاحب	پشاور	۱۱۲-۰-۰
۳۳۳	سید امیر خاں صاحب	پشاور	۲۰-۰-۰
۳۳۴	محمد ارشد صاحب ابن چوہدری سلطان علی صاحب	پشاور	۲-۰-۰
۳۳۵	محمد شریف صاحب لیس ناٹک	پشاور	۶۸-۱۰-۰
۳۳۶	اہلیہ قریشی آفتاب احمد صاحب	پشاور	۱۰-۰-۰
۳۳۷	سعیدہ بیگم بنت مرزا عبدالمجید صاحب	پشاور	۱۰-۰-۰
۳۳۸	مرزا نثار احمد صاحب	پشاور	۷۵-۰-۰
۳۳۹	محمد عبدالرشید ابن مولوی عبدالکریم صاحب	پشاور	۲۹-۰-۰
۳۴۰	میاں عبدالوکیل صاحب	پشاور	۴۰-۰-۰
۳۴۱	میاں فضل محمد صاحب	پشاور	۵۰-۰-۰
۳۴۲	میاں محمد یوسف صاحب	پشاور	۵۰-۰-۰
۳۴۳	عمر الدین خانصاحب	پشاور	۱۰۰-۰-۰
۳۴۴	مرزا عبدالحفیظ صاحب	پشاور	۴۰-۰-۰
۳۴۵	مولوی عبدالکریم صاحب	پشاور	۳۴-۰-۰
۳۴۶	اہلیہ مرزا عبدالمجید صاحب	پشاور	[illegible]-۰-۰
۳۴۷	شیخ بشیر الدین صاحب	پشاور	۱۰-۰-۰
۳۴۸	ضیاء الرحمان صاحب	پشاور	۱۰-۰-۰
۳۴۹	مرزا فضل الرحمان صاحب	پشاور	۵-۰-۰
۳۵۰	عبدالجلیل ابن عبدالوکیل صاحب	پشاور	۵-۰-۰
۳۵۱	انیس عالم ابن عبدالوکیل صاحب	پشاور	۴-۰-۰
۳۵۲	سید محمد حسن صاحب طالب علم	پشاور	۵-۰-۰
۳۵۳	سید محمد حسن اسلامیہ کالج	پشاور	۸-۰-۰
۳۵۴	اہلیہ صاحبہ شمس الدین صاحب	پشاور	۱۲-۰-۰
۳۵۵	ڈاکٹر نصیرہ فاطمہ صاحبہ	پشاور	۳۹-۰-۰
۳۵۶	مسز ضیاء الدین صاحب	پشاور	۱۰-۰-۰
۳۵۷	اہلیہ صاحبہ مرزا عبداللہ خانصاحب	پشاور	۱۰-۰-۰
۳۵۸	میر محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ		۵-۰-۰
۳۵۹	جمیل احمد صاحب دوکاندار	راولپنڈی	۱۰-۰-۰
۳۶۰	اللہ بخش صاحب زرگر	راولپنڈی	۲۰-۰-۰
۳۶۱	ماسٹر امین الدین صاحب عباسی	کراچی	۵۱-۰-۰
۳۶۲	چوہدری محمد اشرف صاحب	راولپنڈی	۶۰-۰-۰
۳۶۳	خواجہ محمد یوسف صاحب	راولپنڈی	۹۰-۰-۰
۳۶۴	اللہ بخش صاحب [illegible]	مری	۲۵۰-۰-۰

حضور کی تحریک پر رمضان المبارک میں چندہ تحریک جدید ادا کر دیا!

حوالدار کلرک مکرم محمد احمد صاحب کراچی سے لکھتے ہیں کہ:-

سٹیپی! میں نے دسویں سال کا چندہ مبلغ ۹۵ روپے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ادا کیا تھا اس لئے کہ خدا جانے پھر قربانیوں کا ایسا نادر موقعہ کب آئے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالے نے یہ تحریک ۱۹ سال تک بڑھا دی اور گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دینے کا اعلان فرمایا۔ تو میں نے اللہ کے فضلوں پر نگاہ رکھتے ہوئے گیارھویں سال میں بھی دسویں سال پر پانچ روپیہ اضافہ کر کے ایک سو روپیہ راہ خدا میں دیا اور اس امید اور یقین پر کہ میرا قدم بجائے پیچھے جانے کے آگے ہی بڑھے اور آئندہ دن گذشتہ دنوں سے بہتر ہوں۔ اور وعدے کے ساتھ ادا بھی کر دیا اور اب سولھویں سال میں میں نے ۱۰۵/ روپیہ کا وعدہ کیا جو گذشتہ سال سے ایک روپیہ اضافہ سے تھا۔ مالی تنگی اور ضروریات کے پیش نظر میں نے ارادہ کیا کہ ماہوار قسط سے ادا کرتا رہوں۔ چنانچہ قسط سے ۳۵/ روپیہ ادا کئے تھے کہ حضور کی تحریک میری نظروں سے گذری کہ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنا تحریک جدید کا وعدہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ اللہ تعالے کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے میں بھی اس گروہ میں آیا جو رمضان المبارک میں ادا کرنے والوں کا ہے یعنی ۷۰/ روپیہ کی رقم ادا کر دی۔ اور اس کے علاوہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کو بھی دفتر دوم کے چھٹے سال میں شامل کیا۔ ان کی موعودہ رقم بھی خدا کے فضل سے ادا کر دی ہے۔ حضور خاکسار حفاظت مرکز کا چندہ تو شروع تحریک میں ہی ادا کر چکا ہے۔ میری وصیت ۱/۱۰ حصہ ہے۔ تحریک جدید کا چندہ میرا اور میری اہلیہ اور والدہ صاحبہ کا معہ وصیت ۱/۹ حصہ کے ایک ماہ کی آمد سے ماہوار آمد کا ۱/۴ حصہ سے زیادہ ہے حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔

وہ احباب جو تحریک جدید کا چندہ اب تک نہیں ادا کر سکے انہیں اب بہت فکر ہونا چاہیئے کیونکہ یہ آٹھواں مہینہ قریب ختم کے ہے۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ وہ جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا تھا یا وہ جن کا وعدہ اس ماہ یا اگلے مہینہ کا ہے انہیں اس ماہ میں اس لئے ادا کرنا چاہیئے کہ اس طرح وہ اللہ تعالے کے حضور سباق کی روح رکھنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا چندہ تحریک جدید اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کر دیا جو احباب ۳۱ مئی یا ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے پورے کر چکے ہیں۔ ان کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور دعا کیلئے پیش ہو چکی ہے۔ ان کے نام اخبار میں جلد ہی انشاء اللہ شائع کر دیئے جائیں گے نادہندہ رہنے والے احباب مزید کوشش کر کے ادا فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پاکستان کو خطرہ سے بچانے کے لئے ۳۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کی ضرورت

لنڈن ۲۲ جولائی۔ اس وقت وسطی افریقہ پاکستان اور بھارت کو ٹڈی دل کا جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس پر قابو پانے کے لئے ایک تین سالہ مہم ضروری ہے۔ جس پر کم از کم ۱۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ سالانہ خرچ ہوگا۔ یہ اندازہ ٹڈیوں کے بین الاقوامی ماہر ڈاکٹر اوروذ کا ہے جو اس ہفتہ نیروبی کی اس کانفرنس میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ جس میں خطرہ کے علاقہ میں واقع تمام ممالک ملکر اس خطرہ کے مقابلہ کے لئے ایک مشترک منصوبہ تیار کریں گے۔ شرکت کرنے والوں میں مصر، مشرق وسطی، مشرقی افریقہ سومالی لینڈ اور حبشہ کے نمائندے شامل ہوں گے

مشرقی افریقہ کو اس وقت جو خطرہ پیدا ہوا ہے وہ ۲۰ سال کے عرصہ میں سب سے زیادہ ہے ایک سال ہوا وسطی عرب میں ان کی پیدائش شروع ہوئی۔ اور وہاں سے بھارت اور پاکستان تک پہنچ گئی۔ مشرقی افریقہ پر جنوب سے حملہ ہوا۔ ٹڈیوں کی تیسری وبا مصر اور حبشہ سے گزرتی ہوئی جنوب مغرب کی طرف فرانسیسی افریقہ تک پہنچ گئی۔ اور ممکن ہے کہ مغربی ساحل تک جا پہنچے۔ عرب اور افریقہ کے اکثر مقامات سے فصل کو کافی نقصان پہنچنے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

مشرقی اور وسطی افریقہ میں ان کی افزائش روکنے کی جو نئی مہم شروع ہونے والی ہے اسے ایک بڑی فوجی کارروائی سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ بری حملوں میں زہر استعمال کی جائے گی۔ اور فضائی حملوں میں جدید ترین جراثیم کش دوائیں استعمال ہونگی۔ ڈاکٹر اوروذ نے اس پر زور دیا ہے کہ بھارت سے لے کر افریقہ تک تمام متاثر ممالک کو پورا تعاون کرنا ہوگا۔ اگر اس خطرہ کو واقعی رفع کرنا مقصود ہے

(اسٹار)

برطانیہ کے لئے ایٹم بم

لنڈن ۲۲ جولائی۔ یہاں کی بعض غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں کہ امریکہ ایسا قانون منظور کرنے والا ہے۔ جس کے ماتحت ایٹم بم کے ذخیرے مغربی یورپ روانہ کئے جا سکیں۔ "ڈیلی گرافک" کے بیان کے مطابق ان کا ذخیرہ اور حفاظت کے متعلق امریکہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان مذاکرات شروع ہو چکے ہیں۔ (اسٹار)

روس بھارتی تاجروں سے ضروری جنگی سامان خرید رہا ہے

لندن ۲۲ جولائی: "ڈیلی ایکسپریس" رقمطراز ہے کہ بمبئی میں کام کرنے والے بھارتی ہی وہ بڑے ایجنٹ ہیں جن کے ذریعہ روسی ایک ضروری جنگی سامان یعنی ٹِن خرید رہے ہیں۔ لندن کے تاجروں کا خیال ہے۔ کہ روسی خریداروں کے ذریعہ ٹِن کی ایسی خریداری کی وجہ سے گذشتہ ہفتہ قیمت میں ۱۰۰ پاؤنڈ فی ٹن کا سنسنی خیز اضافہ ہو گیا تھا۔ لندن کے تاجروں نے اپنے شبہ سے حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔ اور بعض یہ توقع کر رہے ہیں۔ کہ اس پس پردہ خریداری کو روکنے کے لئے اسی ہفتہ کوئی سرکاری کارروائی کی جائے گی۔ اگرچہ یہ صحیح طور پر نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ گذشتہ دو ہفتہ میں بھارتی ایجنٹوں نے کتنا ٹِن خریدا مگر خود بھارت کی ضرورت سے زیادہ مقدار خریدی گئی ہے۔ بھارت کا ٹِن کا سالانہ خرچ ۵۰۰ ٹن کا ہے۔ لیکن گذشتہ دو ہفتوں میں مشرق سے ۳۰۰ - ۴۰۰ ٹن روزانہ کی خریداری ہوئی ہے۔ (اسٹار)

مصر اشتراکی چین کو تسلیم کرے (پنڈت نہرو)

قاہرہ ۲۲ جولائی:۔ مصری وزیر خارجہ محمد صالح الدین نے کل ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ یہ بتا کر کسی راز کو فاش نہیں کر رہے ہیں۔ کہ پنڈت نہرو نے مشرق وسطی کے تنازعہ میں بھارتی مداخلت کے سلسلہ میں مصر سے کہا تھا کہ وہ اشتراکی چین کو تسلیم کر لے۔ یا کم از کم حفاظتی کونسل کی مستقل رکنیت کے لئے اشتراکی چین کی امیدواری کی حمایت کرے۔

انہوں نے بتایا کہ مصر ایسی درخواست منظور نہیں کر سکتا تھا۔ وزیر خارجہ نے پنڈت نہرو کی کوششوں کو سراہا۔ لیکن اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اس فساد کی جڑ اس سے زیادہ گہری تھی جتنی بظاہر معلوم ہوتی تھی (دستار)

عالمی ادارہ اطفال کی تیسری رپورٹ

لیک سیکسس ۲۲ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ عالمی ادارہ اطفال کی تیسری سالانہ روئیداد شائع ہو گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے قیام کے تیسرے سال میں اسی ادارہ نے دنیا بھر میں ضرورت مند ماؤں اور بچوں میں ۵۰ کروڑ پونڈ خوراک تقسیم کی ہے۔ اس کے علاوہ اسی عرصہ میں اسی ادارہ نے ۹۰ لاکھ ڈالر کے کپڑے اور جوتے پچاس لاکھ ڈالر کی ادویات اور دس لاکھ ڈالر کا دودھ تیار کرنے کا سامان بھی تقسیم کیا ہے۔ گورنر اسی کے ساتھ بہت سے اور اداروں کی طرح اس ادارہ کا بھی مقاطعہ ضرور سمجھا۔

روئیداد میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ تین سال میں اس ادارہ کے پاس چودہ کروڑ اسی لاکھ ڈالر کی مالیت کا سامان سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع سے موصول ہوا ہے۔ جس میں سب سے بڑھ چڑھ کر امریکہ نے حصہ لیا ہے۔ جس کی عطیات کی کل مقدار سات کروڑ ڈالر سے کچھ زیادہ ہے۔ دوسرا نمبر آسٹریلیا ہے۔ اور اس کے بعد کینیڈا نیوزی لینڈ اور پھر سوئٹزرلینڈ۔ پاکستان نے ادارہ اطفال کے فنڈ میں صرف آٹھ ہزار ڈالر دیئے ہیں۔ (دی - سی - اے - سی)

تعلیم کے عالمی ادارے کی رپورٹ

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ امریکہ کے تعلیم کے بین الاقوامی ادارہ کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گذشتہ ۱۹۴۹ء کے دوران میں ریاستہائے متحدہ میں ۲۶،۴۳۳ غیر ملکی طلباء نے مختلف درسگاہوں میں داخلہ لیا ہے۔ یہ طالب علم دنیا کے ۱۲۵ جغرافیائی علاقوں سے آئے ہیں۔ سب سے زیادہ طالب علم چین سے آئے ہیں۔ ان کی تعداد ۳۶۳۷ ہے۔ اس کے بعد ہندوستان سے جن کی تعداد ۱۳۵۷ ہے۔ امریکہ کی درسگاہوں میں ایشیائی طلباء کی موجودہ تعداد ۶۱۵۶ ہے اور مشرق قریب سے آمدہ طلباء کی تعداد ۲۲۰۷ ہے۔ بحرالکاہل کے علاقہ والوں کی تعداد ۹۳۸ اور افریقن طلباء کی ام ۹۰ طلباء میں اکثر کا دل پسند مضمون انجنیئری ہے۔

(ک - سی - ا - س)

کینیا میں کوئلہ دریافت ہوا

نیروبی ۲۲ جولائی:۔ معدنیات تلاش کرنے والا ایک ہندوستانی نیروبی سے ۱۰۰ میل مشرق میں ایک غیر آباد جنگلی علاقہ کے ایک غیر مستقل کنوئیں کھدائی کر رہا تھا کہ اس نے ایک ایسی دریافت کی۔ جو کینیا کے اقتصادی نظام میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ اس نے کوئلہ دریافت کیا ہے۔ جو ملک کے کوئلہ کی پہلی دریافت ہے (اسٹار)

آسٹریلیا ملکی دفاع کا انتظام کر رہا ہے

سڈنی ۲۲ جولائی۔ دنیا کے اس حصہ میں عام جنگ کے بڑھتے ہوئے آثار کے پیش نظر آسٹریلیا نے ملکی دفاع مکمل کرنے کے انتظام شروع کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایشیا میں اشتراکیت کی رفتار کے پیش نظر کابینہ کے احکام کے ماتحت امن کے زمانہ میں سب سے بڑے دفاعی پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اور ماہرین ایٹمی اسلحہ سے بچاؤ کے زیادہ سے زیادہ ممکن انتظامات میں مصروف ہیں۔ مسلح فوجوں کے محفوظ دستوں کے کلیدی عملہ کو ہوشیار کر دیا ہے۔ کہ فوجی خدمت کے لئے وہ ہر وقت تیار رہیں (اسٹار)

تیل کے نئے چشموں کی آزمائش

بغداد ۲۲ جولائی:۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کل بصرہ کے جنوب میں واقع مقام زبیر میں مٹی کے تیل کے ایسے چشموں کی آزمائش کی گئی۔ جو مشرق وسطی میں بہترین ہیں۔ اور جن سے ڈیزل انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ انجنیئروں کا کہنا ہے۔ کہ خلیج فارس کو جانے والی جو پائپ لائن بن رہی ہے ۱۹۵۰ء میں سال تیار ہو جائے گی۔ ذخیرے ۱۳۰۰۰ فیٹ نیچے پائے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ عراق کے شمالی روغنی چشمے جو کرکوک میں واقع ہیں انہیں کے برابر یہ چشمے بھی ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان کو شامی دوائیوں کی ضرورت

دمشق ۲۲ جولائی۔ حکومت پاکستان نے کراچی کے شامی قونصل خانہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ان شامی ادویہ کی ایک فہرست مہیا کر دے۔ جو شام پاکستان کو برآمد کر سکتا ہے۔ وزارت صحت عامہ اس معاملہ میں گفت و شنید کر رہی ہے (اسٹار)

لبنانی یونیورسٹی

بیروت ۲۲ جولائی:۔ لبنانی وزارت تعلیمات کے ایک ذمہ دار ترجمان نے اسٹار کو بتایا۔ کہ وزیر تعلیم ڈاکٹر رعیف ابی العام نے ان کو محل میں ایک لبنانی یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ مکمل کر لیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ یہ یونیورسٹی مشرق وسطی میں جدید ترین قسم کی ہوگی۔ اور اس کے قیام کے متعلق مشورہ دینے کے لئے غیر ملکی ماہرین کو دعوت دی جائے گی۔ (اسٹار)